اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ النَّاصِرِ الْمُعِیْنِ

رسالہ مبارکہ ہادی صراط دین متین وبیخکن خیالات باطلہ وہابیین جسمیں غیر مقلد کی امامت کے ناجائز ہونے پر تیئیس دلیلیں قوی اور واضح آیات اور احادیث اور روایات فقہ سے مسطور اور اسی ضمن میں بہت سے عقائد کفریہ وافعال باطلہ وحرکات ناشائستہ ہابیہ کو دمیں۔

مسمّٰی بہ

اَوْضَحُ الْبَرَاھِیْن

عَلٰی عَدَمِ جَوَازِ الصَّلٰوۃِ

خَلْفَ غَیْرِ الْمُقَلِّدِیْن

تالیف منیف

عالم نبیل فاضل جلیل ۔ عارف باللہ حضرت مولانا ابو الذکا سراج الدین محمد سلامت اللہ شاہ صاحب لازالت شموس فیضانہم الی یوم القیامۃ آمین ۔

انجمن نعمانیہ لاہور نے حسب فرمائش مولوی منظور علی صاحب

حمیدیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپوایا

باہتمام مولوی محمد ثناء اللہ مہتمم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ امام کے پیچھے مقتدی کو الحمد شریف پڑھنی مذہب حنفی میں درست ہے یا نہیں۔ اور ایک وتر اور آٹھ تراویح اور جنازے کی نماز قرأت جہر سے اور جمع بین الصلاتین جیسے وقت عصر میں نماز مغرب اور مغرب میں عشا یا کئی نمازیں قضا جمع کرکے ایک وقت سبکو پڑھ لینا جائز ہے یا نہیں اور جو شخص رفع الیدین کرتا ہو اوسکا امام ہونا مذہب حنفی میں اور اوسکے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

المستفتی

محمد حاجی خان از مقام خان پور ضلع مظفر نگر ڈاکخانہ سکار پور

الجواب وباللّٰہ سبحانہ الموفق للصواب

امام کے پیچھے مقتدی کو الحمد شریف پڑھنا مذہب حنفی میں ہرگز جائز نہیں بلکہ بعض فقہا کے نزدیک اوس مقتدی کی نماز فاسد ہے علامہ

١ قد روی منع القراءة عن ثمانین نفرا من الصحابة رضی اللہ تعالی عنہم
٢ تفسیر احمدی میں ہے ۔ اوجب ابو حنیفة علیہ الرحمة الوعید علی القاری نیز اسی میں ہے ٣ جمہور الصحابة علی ان الآیة فی استماع
الموتم خاصة وکان الآیة ردا علی رجل من الانصار یقرأ خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم نیز اسی میں ہے ٤ یقرأ الحنفی الفاتحة عقیب الامام فانہ لا یجوز ان اعتقد انہ
قد اصاب الشافعی رحمہ اللہ فی ذلک بخلاف ابی حنیفة فانہ باطل بالضرورة ہدایہ شریف میں ہے ٥ لا یقرأ
الموتم خلف الامام خلافا للشافعی ولنا قولہ علیہ السلام من کان لہ امام فقراءة
الامام لہ قراءة وعلیہ اجماع الصحابة ۔ وقال علیہ السلام اذا قرأ الامام فانصتوا
کفایہ حاشیہ ہدایہ میں ہے ۔ ٦ منع المقتدی عن القراءة ماثور عن ثمانین نفرا من
کبار الصحابة منہم المرتضی والعبادلة رضی اللہ عنہم وقد دون اہل
الحدیث اسامیہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔۔۔۔۔۔ الحمد للہ المنان حمدا والصلوة والسلام علی من لا نبی بعدہ ۔ امّا بعد فقیر حقیر
کمترین محمد علیم الدین جاپیا پانچی بنگالی اسلام آبادی معروف چاٹگامی تغمدہ اللہ بغفرانہ الساری جملہ اہل سنت وجماعت کی خدمت بابرکت میں بعد سلام مسنون کے
عرض گذار ہے کہ جب استادی مولائی مکرمی مخدومی سند المحدثین المتاخرین فخر المتفقہین مقتدا المفسرین سراج الواعظین تاج السالکین حاجی الحرمین حقیقت شناس
مخزن عرفان حافظ قرآن جناب حاجی مولوی عبد اللہ کا مرحوم ابن محمد سلامت اللہ شاہ صاحب تغمدہ اللہ بغفرانہ نے ایک رسالہ موسوم بہ اعلام الاعلام علی عدم جواز الصلوة
خلف غیر المقلدین باستدعا علمائے اہل سنت منیع تصنیف فرمایا تو راقم الحروف غفرلہ الرؤف کو خوب پسند آیا تو بجی خواہش ہوئی کہ اس رسالہ جو عربی میں ہے
سلیس ترجمہ زبان اردو میں ہو جائے تاکہ عوام بھی مستفید ہوں ۔ تاکہ مجھے بھی پسند کیا اور اللہ تعالی پر توکل کرکے خلاصہ الحمد للہ تعالی خلاصہ یا ترجمہ لفظی تحریر کیا اور
توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۔

١ اسی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے کہ امام کے پیچھے قرأت پڑھنا منع ہے ٢ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے والے کے اوپر وعید فرمایا ہے
٣ تمام صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت خاص مقتدی لوگوں کے سننے کے باب میں نازل ہوئی ہے اور یہ آیت ایک انصاری کے رد میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کے پیچھے قرأت پڑھتا تھا ٤ حنفی مذہب والے کو امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنا جائز نہیں اگرچہ اعتقاد رکھے کہ شافعی اس میں حق پر ہیں یعنی یہ خلاف
امام اعظم ابوحنیفہ رح کے کیونکہ وہ بالکل باطل ہے ٥ مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہ پڑھے شافعی اسمیں خلاف کرتے ہیں اور ہمارے علمائے حنفیہ کی دلیل قول
رسول کریم علیہ التسلیم ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو تو امام کی قرأت اوس مقتدی کی قرأت ہے اور اسی پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
کا اجماع ہے اور رسول خدا احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب امام قرأت کرے تو تم چپ رہو ٦ مقتدی کو قرأت سے
منع کرنیکی روایت اسی صحابہ کبار رضی اللہ عنہم سے منقول ہے اونمیں حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ
بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم بھی ہیں اور اہل حدیث نے ان کے ناموں کو اپنے تصانیف میں جمع کر دیا ہے ۔

نیز اسمیں ہے۔ وقال شمس الائمۃ السرخسی[1] تفسد صلاتہ فی قول عدۃ من الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من قرأ خلف الامام ففی فیہ جمرۃ وقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ من قرأ خلف الامام فقد اخطأ الفطرۃ وعن سعد بن ابی وقاص وزید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما من قرأ خلف الامام فلا صلوٰۃ لہ ایسا ہی نہایہ میں ہے در مختار میں ہے۔ والمؤتم[2] لا یقرأ مطلقا ولا الفاتحۃ فی السریۃ اتفاقا وفی درر البحار عن مبسوط خواہر زادہ انہا تفسد ویکون فاسقا وھو مروی عن عدۃ من الصحابۃ رد المحتار میں ہے۔ قولہ[3] اتفاقا ای بین ائمتنا الثلاثۃ لانہ العمل باقوی الدلیلین وقد روی الفساد بالقرأۃ عن عدۃ من الصحابۃ رضی اللہ عنہم ایسا ہی خزائن[4] اور کافی اور فتح القدیر[5] وغیرہا میں ہے موطا[6] اور کتاب الآثار امام محمد میں ہے لا قرأۃ[7] خلف الامام فیما یجہر وفیما لا یجہر وبذلک جاءت عامۃ الاخبار وھو قول ابی حنیفۃ رح وبہ ناخذ نیز موطائے امام محمد میں حدیث ہے۔ من[8] قرأ خلف الامام فلا صلوٰۃ لہ۔

---

[1] امام سرخسی نے فرمایا کہ جو شخص امام کے پیچھے قرارت پڑھتا ہے اوسکی نماز بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک فاسد ہوتی ہے آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے قرات پڑھے اوسکے مونہہ میں آگ کا انگارا دینا چاہئے اور علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ نے فرمایا کہ جو شخص امام کے پیچھے قرات پڑھے بیشک اوسنے فطرت اسلام سے خطا کی اور سعد بن ابی وقاص اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے امام کے پیچھے قرات پڑھی تو اوسکی نماز نہیں ہوتی ہے [2] مقتدی بالکل قرات نہ پڑھے۔ اور نہ الحمد پڑھے سب کے نزدیک اگرچہ نماز سری ہی کیوں نہو اور درر البحار میں مبسوط خواہر زادہ سے منقول ہے کہ امام کے پیچھے قراءت پڑھنے سے وہ نماز فاسد ہوجاتی ہے اور وہ شخص فاسق ہوجاتا ہے اور یہ قول بہت سے صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے [3] قولہ اتفاقاً یعنی ہمارے تینوں اماموں امام اعظم امام ابو یوسف امام محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے نزدیک قرات پڑھنا منع ہے بیشک یہی منع عمل ہے ساتھ قوی تر دلیل کے دو دلیلوں میں سے اور قراوت پڑھنے سے نماز فاسد ہونیکی روایت بہت سے صحابہ عظام رضی اللہ العلام عنہم سے مروی ہے [4] امام کے پیچھے قراوت پڑھنا منع ہے خواہ نماز پکار کر پڑھی جاتی ہو یا پوشیدہ اور اسی کے مطابق اکثر احادیث وارد ہیں اور یہی قول امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ہے اور ہم اسی کے ساتھ فتوے دیتے ہیں۔ [5] جو مقتدی امام کے پیچھے قرات پڑھتا ہے اوسکی نماز نہیں ہوتی

حاشیہ ہدایہ مولانا الہداد میں ہے والنص الموجب والمحرم اذا تعارضا یعمل بالمحرم وترک ذرۃ مما نہی اللہ تعالی خیر من عبادۃ الثقلین۔ نہایہ حاشیہ ہدایہ میں ہے۔ کہ جو شخص امام کے پیچھے فاتحہ پڑھے اوسکی نماز فاسد اوسکے دانت توڑنا مستحب ہے قال شمس الائمۃ السرخسی تفسد صلوٰتہ فی قول عدۃ من الصحابۃ وعن عبد اللہ البلخی انہ قال یملأ فوہ من التراب وقیل یستحب ان یکسر سنانہ انتہی اسی طرح ایک رکعت وتر اور آٹھ رکعت تراویح اور جنازے کی نماز میں قراءت بالجہر اور جمع بین الصلوتین یا بین الصلوات سب مخالف مذہب حنفی ہے اور انکے ادلہ بھی کتب حنفیہ میں مفصل مسطور ہیں اور ان مسائل کے عامل اس دیار میں غیر مقلدین ہیں جنکا مذہب باطل ہے کتاب وسنت اور اجماع امت سے جیسا کہ انتصار و تحقیق المرام وغیرہ میں مفصل مرقوم ہے اور غیر مقلدین زمانہ کا چونکہ فسق متعین ہے لہذا ان مسائل پر جو مسطور ہیں غیر مقلدین عمل کرتے ہیں یعنی بطور غلبہ تشہی علی النفوس و اتباع ہوا و طعن ائمہ اربعہ باطل ہے اور فاسد تمام کتب حنفیہ باب الوتر میں ہے ہو ثلث رکعات اور باب التراویح میں ہے ہی عشرون رکعۃ اور نماز جنازہ میں نہ قراءت ہے نہ جہر لا قراءۃ فیہا ولا تشہد در مختار بلکہ اگر کوئی قراءت پڑھیگا گنہگار ہوگا۔ ارتکاب کراہت تحریمی یا فعل ناجائز سے رد المحتار میں ہے ظاہرہ ان الکراہۃ تحریمیۃ وفی البحر لا یجوزہا لانہا محل الدعاء دون القراءۃ ومثلہ فی الولوالجیۃ والتاتارخانیہ حنفیہ کے نزدیک یہاں جمع صوری بعذر مرض و سفر بشرط مفصل فی الفقہ جائز ہے

---

۱ نص موجب ومثبت ومحرم جب دونوں میں تعارض ہو۔ تو محرم کے ساتھ عمل کیا جاتا ہے اور جس چیز سے اللہ تعالے نے منع فرمایا ہے اوس سے ذرہ بھر باز رہنا جن و انس کی عبادت سے بہتر و افضل ہے ۲ شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا کہ اوسکی نماز فاسد ہو جاتی ہے بہت سے صحابہ کبار رضی اللہ تعالی عنہم کے نزدیک اور عبد اللہ بلخی نے فرمایا کہ امام کے پیچھے قراءت پڑھنے والے کے موتھ میں مٹی بھر دیجاے اور بعض کے نزدیک اوسکے دانت توڑنا مستحب ہے ۳ وتر کی نماز تین رکعتیں ہیں۔ ۴ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں ۵ جنازے کی نماز میں نہ قراءت پڑھنی چاہیے نہ التحیات۔ ۶ ظاہر اسکا مکروہ تحریمی ہے ۷ قراءت پڑھنا جائز نہیں۔ کیونکہ وہ محل دعا ہے نہ محل قراءت اور اسیطرح فتاوے والوالجیہ اور تاتارخانیہ میں مرقوم ہے ۱۲۔

جمع حقیقی قطعاً حرام و مخالف ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا ای فرضا
معینا اوقاتھا نیز اسمیں دیدہ دانستہ بلاعذر قضا سے نماز ہے اپنے وقت سے اور وہ بالاتفاق
حرام تفسیر مظہری میں ہے قولہ تعالیٰ کتابا موقوتا یقتضی الکون لکل صلوٰۃ وقتا علیحدۃ
بیضاوی میں ہے حافظوا علی الصلوٰۃ۔ بالاداء لوقتہا والمداومۃ علیہا
مدارک میں ہے والمحافظۃ علیہا ان لا تضیع عن مواقیتہا تفسیر کبیر میں ہے المراد
بالمحافظۃ التعہد لشروطہا من وقت وطہارۃ وغیرہا معالم میں ہے اضاعوا
الصلوٰۃ ترکوہا واخروہا عن وقتہا جلالین میں ہے فویل للمصلین الذین ہم عن
صلوٰتہم ساہون۔ غافلون یؤخرونہا عن وقتہا موطای امام محمد میں ہے ثلث من الکبائر
الجمع بین الصلوٰتین والفرار من الزحف والنہبۃ ترمذی میں ہے العمل علی ہذا عند
اہل العلم ان لا یجمع بین الصلوٰتین الا فی السفر او بعرفۃ ارکان اربعہ بحر العلوم میں ہے
قال ابن مسعود ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی صلوٰۃ لغیر میقاتہا الا
صلوٰتین جمع بین المغرب والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتہا رواہ الشیخان
(الی ان قال) اذا کان حال الخبر الجمع ما ذکرنا وجب ردہ او تاویلہ اما جمع التقدیم فلم یرو فی

ل مسلمانوں کے واسطے نماز کا وقت مقرر کیا گیا ہے یعنی نماز فرض کا وقت متعین ہے ۲ قولہ تعالیٰ کتابا موقوتا چاہتا ہے کہ ہر نماز کیواسطے الگ الگ
وقت مقرر ہو ۳ نمازوں کو اونکے وقتوں میں ادا کرنیکی محافظت کرو اور اسی پر ہمیشگی کرو ۴ نماز کی محافظت یہ ہے کہ وہ اپنے وقتوں سے ضائع
اور تاخیر نہو ۵ محافظت سے مراد اوسکے شرطوں کا جو وقت وطہارت وپاکی وغیرہ ہیں لحاظ وتعہد ہے ۶ اونھوں نے نماز کو ضائع کر دیا
یعنی انہوں نے نماز کو چھوڑ دیا اور انکے وقتوں سے تاخیر کر دی ۷ اون نمازیوں کے واسطے خرابی ہے جو اپنی نمازوں سے سستی کر کے غافل ہیں اپنی
نمازوں سے غافل وبیخبر ہیں اونکے وقتوں سے تاخیر کرتے ہیں ۸ تین چیزیں کبیرہ گناہوں میں ہیں اول دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا دوم جہاد میں
کافروں کے مقابلے سے بھاگنا (سوم) مال کسیکا اوچک لینا ۹ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ دو نمازیں جمع کر کے نہ پڑھی جائیں مگر سفر
میں یا عرفہ میں اقول سفر کا قول جمع صوری پر محمول ہے نہ حقیقی پر کما ہو مصرح فی موضعہ ۱۰ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ کسی نماز کو اوسکے وقت میں چھوڑ کر دوسرے
وقت میں پڑھا ہو۔ بلکہ ہر نماز کو اوسکے وقت میں ادا فرماتے تھے مگر دو نمازیں مغرب وعشا کو جمع کر کے مزدلفہ میں بموسم حج میں پڑھا
ہے اور نماز صبح کو اوس دن اوسکے معمولی وقت سے اول پڑھا۔ بخاری ومسلم نے اس حدیث کو روایت کیا ہے (یہانتک کہا) کہ
جب خبر جمع کا حال معلوم ہوا جو ہمنے ذکر کیا تو اوسکا رد واجب ہوا یا تاویل لیکن جمع تقدیم کی روایت نہیں آئی مگر روایات شاذہ میں
اوسکا اعتبار نہیں ہو سکتا باوجود دلیل قوی وبرہان قاطع کے ۱۲

روایات شاذۃ لا اعتداد بہا عند سطوع شمس القاطع آخر میں مولانا بحر العلوم
وقت نظر ائمہ حنفیہ کی مدح فرمائی اور بعد تحقیق اس امر کے کہ جمع بین الصلوتین باطل
ہے انکے نزدیک یہ کہا [1] انظر ما ادق نظر ائمتنا حیث لا تفوت عنہم دقیقۃ
انتہی۔ اس مسئلے کی تحقیق بما لا مزید علیہ کتاب **انتصار الحق** اور **جامع**
البحرین وغیرہما میں مسطور ہے اور سوا جمع مغرب و عشا کے مزدلفہ میں اور ظہر و عصر کے عرفات
میں حقیقی جمع دو نمازوں یا چند کا بطلان قرآن شریف کی متعدد آیات اور بہت سی احادیث
و آثار سے ثابت و مبرہن ہے اور یہی مذہب ہے حضرت خلیفہ راشد امیر المؤمنین عمر فاروق
رضی اللہ تعالے عنہ کا جنکا وصف ان الحق ینطق علے لسان عمر ہے اور حضرت عبد اللہ
بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم اور حضرت ام المؤمنین
صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا وغیرہم کا اکابر صحابہ سے اور عمر بن عبد العزیز اور سالم بن عبد اللہ
اور علقمہ بن قیس اور سعد بن یزید اور امام حسن بصری اور ابن سیرین اور ابراہیم نخعی اور مکحول اور
جابر بن زید اور عمرو بن دینار اور حماد بن ابی سلیمان اور امام اعظم ابو حنیفہ وغیرہم اجلۂ تابعین اور اتباع
تابعین کا رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین **رد المحتار** و **فتح القدیر** وغیرہما واللفظ للاول میں ہے [2] وفی
الصحیحین عن ابن مسعود والذی لا الٰہ غیرہ ما صلے رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
صلوٰۃ قط الا لوقتہا الا صلوٰتین جمع بین الظہر والعصر بعرفۃ وبین المغرب والعشاء بمزدلفۃ
یکفی فی ذلک النصوص الواردۃ بتعیین الاوقات من الآیات والاخبار وتمام ذلک

---

[1] دیکھئے کس قدر نظر دقیق و باریک ہے ہمارے حنفی اماموں کی کیونکہ نہ اون سے کوئی دقیقہ
فوت ہوتا ہے نہ کوئی باریکی رہ جاتی ہے۔ [2] بخاری و مسلم شریف میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے
عنہ سے حدیث مروی ہے کہ اونھوں نے فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں رسول اللہ
علیہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ نے کسی نماز کو نہیں پڑھا مگر اوسکے وقت میں مگر دو نمازوں کو یعنی ظہر و عصر کو میدان عرفات میں موسم حج میں
جمع کرکے پڑھا ہی اور مغرب و عشا کو مزدلفہ میں جمع کرکے پڑھا ہی۔ جو نصوص قرآنی اور احادیث واسطے تعیین اوقات کے
وارد ہیں وہ اس باب میں کفایت کرتی ہیں اسکی بحث تمام مطولات مثل زیلعی و شرح منیہ میں مذکور
ہے اور سلطان العارفین ہمارے سردار و آقا مولانا محی الدین نے (اونکے وسیلے سے اللہ تعالی ہم سبکو نفع
بخشے) فرمایا کہ میرا مذہب یہ ہے کہ جمع کرنا نمازوں کو سوائے عرفہ اور مزدلفہ کے نہیں جائز ہے کیونکہ اوقات نماز مقرر ہو چکے
بخلاف ہے اور کسی نماز کو اوسکے وقت سے ... پڑھکر دوسرے وقت میں پڑھنا جائز نہیں ۱۲ ××

فی المطولات کالزیلعی وشرح المنیة وقال سلطان العارفین سیدی محی الدین نفعنا اللہ بہ والذی اذھب الیہ انہ لا یجوز الجمع فی غیر عرفة ومزدلفة لان اوقات الصلوٰة قد ثبتت بلا خلاف ولا یجوز اخراج صلوٰة عن وقتہا انتہی ملخصا۔

روح البیان میں تحت تفسیر آیہ ان الصلوٰة کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا کے مرقوم ہے۔ وفی الحدیث[۱] من ترک صلوٰة حتی مضی وقتہا ثم قضی عذب فی النار حقبا والحقب ثمانون سنة کل سنة ثلث مأة وستون یوما کل یوم الف سنة مما تعدون۔ یعنی ترک الصلوٰة الی وقت القضاء اثم لو عاقب اللہ بہ یکون جزاؤہ ھکذا ولکن اللہ یتکرم بان لا یجازی بہ اذا تاب عنہ کذا فی مشکوٰة الانوار وفی الحدیث خمسة لا تطفأ نیرانھم ولا تموت دیدانھم ولا یخفف عنھم من عذابھا۔ مشرک باللہ وعاق لوالدیہ والزانی بحلیلة جارہ ورجل سلم اخاہ الی سلطان جائر ورجل اذا سمع المؤذن یؤذن ولم یجب من غیر عذر کذا فی روضة العلماء۔

اور شخص غیر مقلد کی امامت حنفیہ کیواسطے مذہب حنفی میں اصلاً درست نہیں۔

اسکے ادلہ بھی کثیر ہیں بخوف تطویل چند ادلہ پر اکتفا کرتا ہوں۔

---

[۱] حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس کسی نے نماز کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ اوسکا وقت گذر گیا پھر قضا پڑھی تو وہ دوزخ میں ایک حقب عذاب میں رہیگا اور حقب اسّی برس ہیں ہر برس کے تین سو ساٹھ دن ہیں ہر دن ایک ہزار برس کا ہے اون دنوں سے جو تم شمار کرتے ہو۔ یعنی چھوڑنا نماز کا وقت قضا تک گناہ ہے اگر اللہ تعالیٰ عذاب کرے تو اوسکی جزا و سزا ایسی ہی ہونی چاہئے لیکن اللہ تعالیٰ کرم فرمائیگا جب وہ توبہ کریگا تو اوسکو جزا نہ دیگا معاف کردیگا اسی طرح مشکوٰة الانوار میں مرقوم ہے۔ اور حدیث شریف میں وارد ہے۔ کہ پانچ شخص ہیں نہ تو اونکو دوزخ سے خلاصی ہوگی نہ اونکے کیڑے مرینگے نہ اون کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔ اول وہ کہ جسنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا۔ دوم وہ کہ جسنے اپنے ماں باپ کو تکلیف دی ہو۔ سوم وہ کہ جسنے اپنے ہمسایہ کی بی بی سے زنا کیا۔ چہارم وہ کہ جسنے اپنے مسلمان بھائی کو ظالم بادشاہ کے ہاتھ میں سپرد کردیا ہو اور گرفتار کرادیا ہو۔ پنجم وہ مرد یا عورت جو اذان مؤذن کی سنکر بغیر عذر کے اوسکی اجابت نکری نماز کو نہ آئے یعنی اوسکے تعاقب سے اوسکو ٹال دے۔ اسیطرح روضة العلماء میں مرقوم ہے۔ ارفع ہو کہ اول الذکر شخص کو تو یقیناً خلود فی النار ہے۔ باقی چار شخصوں کے لئے بھی بہت کچھ عذاب دوزخ کی ...

پہلی دلیل غیر مقلدین کے عقائد بعض منجر بکفر ہیں اور اکثر موجب فسق وبدعت - مثلاً امکان کذب باری تعالیٰ اللّٰہ عن ذالک علواً کبیراً تفضیل اُمت چھ سو برس سے - مقلدین ائمہ اربعہ کو مشرک اور کافر بتانا جن میں اکابر اولیا اور ائمہ مشائخ طریقت بھی داخل ہیں رضوان اللّٰہ تعالےٰ علیہم اجمعین - تجویز تعدد خاتم انکار خاتمیت علی الاطلاق آنحضرت صلے اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے جو نص قطعی سے ثابت ہے - اور مجمع علیہ باجماع قطعی - انکار معجزات جو اخبار آحاد و مشاہیر سے ثابت ہیں - انکار حقیقت قیاس - انکار حقیقت اجماع علی الاطلاق حالانکہ اجماع قطعی کا منکر قطعاً کافر تخطیۂ صحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدین کو خاطی ٹھہرانا معاذ اللّٰہ جنکی شان عالی میں حق تعالیٰ رضی اللّٰہ عنہم و رضوا عنہ فرماتا ہے اور اونکو اتقیٰ اور اکرم کہتا ہے - صحابۂ کرام کے درمیان تباغض و تحاسد کا قائل ہونا حالانکہ اللّٰہ تعالےٰ فرماتا ہے رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ - تقلید اور بیعت مروجہ طرق و سلاسل اولیاء خصوصاً اربعۂ مشاہیر - قادریہ چشتیہ نقشبندیہ - سہروردیہ وغیرہم کو شرک اور بدعت اور ارباب طرق اور مشائخ وائمہ طریقت کو معاذ اللّٰہ بیدین و گمراہ جاننا - وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون - فقہ کو مکر و فریب کا جال فقہا کو مکار وفریبی و مفسد و مخرب دین کہنا اور جاننا جو انکی ہاں میں ہاں ملائے وہی مسلمان باقی سب کافر و مشرک و بدعتی و گمراہ و بیدین - بعض عقائد روافض و خوارج و معتزلہ و مشبہہ و مجسمہ میں شرکت جو مخالف ہیں عقائد جمیع اہل سنت و جماعت کے - بیس رکعت تراویح کو بدعت ضلالت - اور حضرت ناطق بالصواب لو کان نبی بعدی لکان عمرؓ ان الشیطان یفر من ظل عمرؓ الحق ینطق علی لسان عمرؓ جنکی رائے مطابق وحی الٰہی اعنی فاروق اعظم خلیفہ راشد اکرم امیر المؤمنین مفخم

لہ (آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا - تو البتہ عمرؓ ہوتے - بیشک شیطان عمرؓ کے سائے سے بھاگتا ہے عمرؓ کی زبان پر حق تعالےٰ بولتا ہے رضی اللّٰہ تعالےٰ عنہ ۱۲-

رضی اللہ تعالے عنہ کو خاطی اور مخترع بدعت ضلالت ٹھہرانا
نعوذ باللہ منہا۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھہم ان
یقولون الا کذبا۔ جو شخص یا شیخ عبد القادر
جیلانی شیئاً للہ کہے۔ یا کسی نبی یا ولی کو پکارے۔ کسیطرح یا اونکو
وسیلہ سمجھکر اون سے توسل کرے وہ پکا مشرک۔ اسمیں تین شرک جلی[18]
اشراک فی العلم۔ اشراک فی التصرف۔ اشراک فی
العبادۃ۔ اسی طرح[19] یا محمد یا رسول اللہ کہنے والا کافر۔ آنحضرت[20] صلے اللہ
تعالے علیہ وآلہ وسلم مرکر مٹی میں ملگئے۔ جو شخص[21] یہ عقیدہ رکھے کہ اعمال و
احوال اُمت پر حضور سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کو عالم برزخ میں
اطلاع ہوتی ہے۔ وہ مشرک اور کافر۔ استمداد[22] اہل قبور سے بطور توسل غیر مستقل
جان کر بھی شرک اور کفر۔ جو شخص[23] انبیا اولیا کو باعطائے الٰہی غیب دان جانے
وہ کافر و مشرک۔ مدینہ شریف[24] کو بقصد زیارت آنحضرت صلے اللہ تعالی علیہ وسلم شرک جانا بت پرستی
مشائخ طریقت کے اعمال و اشغال بدعت و ضلالت و شرک اپنی لٹھیا نفع پہونچانیمیں[25] پہنچانا
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھکر ہے تاریخ سید احمد دحلان میں ابن عبد الوہاب کا مقولہ دیکھئے عصا ھذہ خیر من
محمد لانہا ینتفع بہا فی قتل الحیۃ ونحوھا ومحمد قد مات ولم یبق فیہ نفع اصلا۔ درود مستغاث[26]
اور دلائل الخیرات و کبریت احمر درود اکبر وغیرہ کتب اوراد و صلوات محض بے اصل و
اختراعی ہیں۔ قابل[27] پھونک دینے کے ہیں۔ روضہ[28] مطہرہ نبوی صلی اللہ تعالی وسلم قابل انہدام
ہے کہ بدعت سیئہ ہے لو اقدر علی[29] حجرۃ الرسول لہدمتہا۔ آنحضرت صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے
ساتھ فرط محبت شرک آپ سے محبت رکھنے والا مشرک آنحضرت صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے جملہ افعال تشریعی

---

¹ وہابیوں غیر مقلدوں کی زبان سے بڑے بڑے کلمات نکلتے ہیں یہ لوگ نہیں بولتے ہیں مگر جھوٹ ² ابن عبد الوہاب
وہابیوں کا پیر بکتا ہے کہ ہمارا یہ لاٹھی محمد (صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ وغیرہ کو مار کر نفع لیا جاتا ہے اور
محمد (صلے اللہ تعالی علیہ وسلم) مرگئے اور انمیں بالکل کوئی نفع باقی نہ رہا نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات ۱۲ ³ (محمد بن عبد الوہاب
انشر نا ہونکا بکتا ہے) کہ اگر حجرہ (مبارک) رسول (صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) کے اوپر قدرت پاونگا تو توڑ ڈالونگا۔ کیونکہ وہ
بدعت سیئہ ہے۔ نعوذ باللہ من ہذہ الہفوات ۱۲

اور محمود نہ تھے معاذ اللہ - آپ کے واسطے عصمت مطلقہ ثابت نہیں - تضمین واقتباس قرآنی کفر - اسی بنا پر شیخ سعدی و مولانا جامی و نظامی و حافظ شیرازی وغیرہم قدس سرہم کو کافر بنانا اور ان پر کفر کا فتویٰ دینا - پیشاب کے بعد ڈھیلے سے استنجی بدعت سیئہ ہے - معاذ اللہ اس سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ انکے نزدیک بدعتی ٹھیرے - انکار شفاعت علی الاطلاق - یہ عقیدہ کہ آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا ولی اور شفیع جانے اقبح انواع شرک حالانکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے - انما ولیکم اللہ و رسولہ جو شخص آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے توسل و استغاثہ کرے - اوس میں اور کفار و مشرکین میں جو بت پرست ہیں کچھ فرق نہیں - وہ اور ابوجہل دونوں برابر ہیں - ھو وابوجہل سواء - جس مذہب سے جو مسئلہ اپنی خواہش نفسانی کے موافق چاہو چھانٹ لو اور اوسپر بے دھڑک عمل کرو - تقیہ کر لینا جائز ہے - یہ سب عقیدے دل کے اندر رکھو زبان سے سُنی حنفی اپنے آپ کو کہلاؤ - جو ان عقائد پر نہو اوسکا خون مباح - جب موقع پاؤ قتل کردو بڑا ثواب ہے - اور سوا ان کے بہت سے اسی قسم کے عقائد باطلہ ان کے ہیں -

تقریر مدعا برتقدیر عقائد کفریہ ظاہر ہے کہ ان کے پیچھے نماز کیسی - اور برتقدیر فسق ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی - جسکا اعادہ واجب درمختار میں ہے - کل صلوٰۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تعاد وجوبا فی الوقت -

دوسری دلیل انکے عملیات کثیر موجب فساد نماز ہیں - مثلاً پانی کتنا ہی قلیل ہو نجاست کے پڑنے سے پلید نہیں جبتک رنگ و بو و مزہ نہ بدلے - کنوئیں میں کتا بلی سور ڈوب کر مرجائے توکنواں پاک ہے - پانی نکالنے کی ضرورت نہیں تحریم خمر و میتہ و دم مسفوح موجب نجاست نہیں نہ دال بر نجاست - منی پاک - تو جامہ منی آلود سے نماز پڑھنا اور پڑھانا امامت کرنا سب درست عمامہ یعنی پگڑی پر مسح جائز سر پر نکرے تو اسی پر کافی ہے - پانی کے دیکھنے اور پانی

---

۱ اے مسلمانو تمہارے کوئی ولی و مددگار نہیں مگر اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے رسول مقبول صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہیں ۔ ۱۲

۲ جو نماز مکروہ تحریمی کے ساتھ ادا کیجائے تو وقت میں اوسکا اعادہ واجب ہے ۱۲

تیمم نہیں ٹوٹتا بلکہ جو نواقض وضو ہیں وہی نواقض تیمم ہیں۔ امام کی نماز میں خلل ہو تو وہ خلل امام پر ہے۔ مقتدیوں پر نہیں۔ مثلاً امام حالت جنابت میں نماز پڑھائے یا نجس کپڑے سے امامت کرے تو اس سے امام ہی کی نماز میں خلل ہوگا نہ اوسکے مقتدیوں کی نماز میں۔ بجائے پاؤں دھونے کے پاؤں پر بے موزے کے مسح کرے تو کافی ہے۔ اور اُس سے نماز درست۔ شیر خوار لڑکے کا پیشاب نجس نہیں بلکہ پاک ہے۔ جو شخص غیر مقلد اپنی بی بی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو اوسکی نماز بے غسل درست غسل کی کچھ ضرورت نہیں چند نمازوں کو جمع کرکے ایک وقت میں قضا پڑھ لینا۔ قصداً نماز کو اپنے وقت سے بلا عذر فوت کر دینا۔ **اقول** وبحولہ سبحانہ احول جب ان کے عقائد و اعمال کا یہ حال تو ان کے پیچھے نماز اہل سنت کی کیونکر بلا کراہت یا مطلقاً درست ہو گی۔

شرح عقائد نسفی میں ہے[1] لا کلام فی کراھۃ الصلوۃ خلف الفاسق و المبتدع ھذا اذا لم یؤد الفسق او البدعۃ الی حد الکفر اما اذا ادی الیہ فلا کلام فی عدم جواز الصلوۃ خلفہ انتھی۔

تیسری دلیل بر تقدیر عدم مراعات مذہب حنفی شافعی امام کے پیچھے بھی نماز درست نہیں حالانکہ وہ اہل سنت سے ہے پھر لامذہب کے پیچھے کیونکر درست ہو گی۔ **در مختار** میں بحر سے منقول ہے۔[2] ان تیقن المراعاۃ لم یکرہ او عدمھا لم یصح و ان شک کرہ رد المحتار میں ہے[3] ھذا ھو المعتمد لان المحققین جنحوا الیہ و قواعد المذھب شاھدۃ علیہ **عالمگیری** میں ہے۔ الاقتداء بشافعی المذھب انما یصح اذا کان الامام یتحامی مواضع الخلاف۔

چوتھی دلیل بالفرض بر تقدیر مراعات مذہب حنفی بھی غیر مقلدوں کے پیچھے نماز جائز نہیں

---

[1] فاسق و بدعتی کے پیچھے بلاشبہ نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔ اس مکروہ تحریم کا حکم بھی اوسوقت تک ہے کہ فاسق و مبتدع کی بدعت و فسق حد کفر تک نہ پہونچی ہو۔ اور اگر حد کفر تک پہونچگئی ہے۔ تو اون کے پیچھے نماز بالکل ناجائز ہے۔

[2] اگر مراعات کا یقین ہو تو مکروہ نہو گی یا عدم مراعات کا یقین ہو تو اُن کے پیچھے نماز صحیح نہیں اور اگر شک ہو تو مکروہ ہے [3] یہی قول معتبر ہے کیونکہ محققین اسکی طرف گئے ہیں اور قواعد مذہب بھی اسپر گواہ ہیں [4] مذہب شافعی کے ساتھ اقتدا صحیح نہیں مگر امام جب مواضع خلاف میں رعایت کرتا ہو۔ ۱۲

اسلئے کہ یہ لوگ خارج ہیں فرقۂ ناجیۂ اہل سنت وجماعت سے اور داخل ہیں اہل ہوا وخوارج میں جو جملہ فرق ضالہ مبتدعہ ناریہ سے ہیں۔ جیسا کہ محقق شامی نے باب البغاۃ میں تصریح کی ہے۔ کہ اتباع عبد الوہاب خوارج سے ہیں اور اہل اہوا کے پیچھے نماز ہمارے امام اعظم سلطان الائمہ کے نزدیک اصلاً جائز نہیں۔

فتاوے تاتارخانیہ میں ہے۔ روی[1] عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وابی یوسف رحمہ اللہ ان الصلوٰۃ خلف اہل الاہواء لا یجوز۔

فتح القدیر میں ہے وروی[2] محمد عن ابی حنیفۃ وابی یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ ان الصلوٰۃ خلف اہل الاہواء لا یجوز۔

پانچویں دلیل عقائد مذکورہ اور اعمال مزبورہ سے واضح کہ غیر مقلدین زمانہ جو اعمال وعقائد میں مخالف اہل سنت وجماعت ہیں وہ بیشک مبتدع ہیں خارج اہل سنت سے چنانچہ علامہ طحطاوی نے تصریح کردی من[3] کان خارجا من ھٰذہ المذاھب فھو من اھل البدعۃ والنار اور بدعتی سزاوار امامت نہیں کما مر وسیأتی المزید ان شاء اللہ تعالیٰ۔

چھٹی دلیل بنائے لامذہبی وغیر مقلدی اسپر ہے کہ جس مذہب سے جو بات اپنے مطلب اور خواہش نفسانی کے موافق چاہے اختیار کرلے۔ اور ایک مذہب کو چھوڑ کر جب چاہا اور جس مسئلے میں چاہا۔ دوسرا مذہب اختیار کرلیا۔ بلا ضرورت ملجئہ شرعیہ معتبرہ کے اور اسکا نام انتحال اور انتقال ہے اور یہ سراسر خلاف قرآن وحدیث اور موجب فسق تام وبدعت لا کلام بلکہ الحاد وارتداد اور ایسا شخص ضال مضل فاسق کامل مبتدع قابل اشد تعزیر مردود الشہادۃ ملحد مرتد ہے کل ذالک مصرح فی کتب الفقہ وغیرھا پھر ایسے شخص کے پیچھے جواز نماز کیا معنی ایسا شخص ہرگز ہرگز سزاوار امامت نہیں جامع الرموز میں کشف اور شرح طحطاوی سے منقول ہے

---

[1] امام ابوحنیفہ وامام ابو یوسف رحمہما اللہ سے روایت ہے کہ اہل ہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

[2] امام اعظم اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ سے امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ بیشک اہل اہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں ہوتی۔

[3] جو شخص ان چاروں مذہب سے خارج ہو وہ بدعتی اور دوزخی ہے ۱۲۔

[1] من جعل الحق متعددا کالمعتزلۃ اثبت للعامی الخیار من کل مذہب ما یہواہ ومن جعل واحدا کعلمائنا الزم للعامی اماما واحدا فلو اخذ من کل مذہب مباحہ صار فاسقا تاما۔

فتاوی جواہر میں ہے لو[2] انتقل الی مذہب الشافعیؒ لم تقبل شہادتہ وان کان عالما۔

فتاوی عالمگیری میں ہے حنفی[3] انتقل الی مذہب الشافعی یعزر۔

رد المحتار میں ہے لا[4] تقبل شہادتہ۔

جواہر الفتاوے میں ہے۔ حنفی انتقل الی مذہب الشافعی اگر ایں مرد عامی ست ساقط القول والشہادۃ شود۔ واگر اہل علم است مبتدع وضال گردد۔

فتاوی نسفیہ میں ہے۔ سئل[5] عن شفعوی صار حنفیا ثم اراد ان ینتقل الی مذہب الشافعی اجاب الامام ابو الحسن الماتریدی انہ یعزر ہذا الیابس المرتد اشد التعزیر۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ اپنے رسالہ مبدء ومعاد میں افادہ فرماتے ہیں کہ نقل از مذہب الحادست فتاوی تاتارخانیہ میں ہے عن[6] ابی یوسفؒ من انتقل من ہذہ الاشیاء فہو صاحب بدعۃ ولا ینبغی للقوم ان یؤمہم صاحب بدعۃ صغیری وکبیری شرح منیہ میں ہے یکرہ[7] تقدیم الفاسق کراہۃ تحریم وکذا

---

[1] جس نے حق کو متعدد گردانا مانند معتزلہ کے اُسنے عامی کے واسطے اختیار کو ثابت کیا ہر مذہب سے اپنی خواہش نفسانی کے موافق جو چاہے کرے اور جس نے حق کو ایک گردانا جیسے ہمارے علمائے اہل سنت تو اونے عامی کے واسطے ایک امام کو لازم کیا پس جس شخص نے ہر مذہب سے اوسکے مباح کو لے لیا تو وہ شخص پورا فاسق ہوگا [2] اگر حنفی مذہب سے شافعیؒ کیطرف چلا گیا تو اوسکی گواہی مقبول نہو گی۔ اگرچہ وہ عالم ہی ہو [3] جو شخص حنفی مذہب سے شافعی مذہب کیطرف چلا گیا تو وہ تعزیر دیا جائیگا [4] اوسکی گواہی قبول نہیں [5] اوس شافعی کا کیا حکم ہے جو حنفی ہوگیا پھر مذہب شافعی کی طرف جانے کا ارادہ کرتا ہے تو امام ابو الحسن ماتریدیؒ اوسکا جواب دیا کہ وہ شخص خشک مرتد ہے سخت تعزیر دیا جائیگا [6] امام ابو یوسفؒ سے مروی ہے کہ جو شخص ان مسائل سے نقل کر جائے تو وہ بدعتی ہے اور کسی قوم کو یہ مناسب نہیں کہ اونکا امام بدعتی ہو [7] فاسق کا امام ہونا مکروہ تحریمی ہے اسیطرح بدعتی کا امام ہونا

المتبدع۔
رد المحتار میں ہے واما الفاسق فقد عللوا کراھۃ تقدیمہ بانہ لا یھتم
لامر دینہ وبان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعا ولا یخفی
انہ اذا کان اعلم من غیرہ لا تزول العلۃ فھو کالمبتدع تکرہ امامتہ بکل حال بل
مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم ولذا لم تجز الصلوٰۃ خلفہ
اصلا عند مالک وروایۃ عن احمد انتھی۔
طحطاوی میں ہے الکراھۃ فیہ تحریمیۃ انتھی۔

اقول غیر مقلدین کے پیچھے نماز بوجہ فسق وابتداع مکروہ تحریمی کا قول تنزلاً ہے ورنہ جب انتقال مذہب سے الحاد وارتداد ٹھیرا تو انکے پیچھے نماز اصلاً جائز نہیں اسلئے کہ ملحد ومرتد کے پیچھے قطعاً یقیناً نماز ندارد

تنبیہ یاد رہے کہ آیندہ بھی بعضے ادلہ بر سبیل تنزل لکھے گئے ہیں ورنہ مجموعہ انکے عقائد باطلہ واعمال فاسدہ کا بالضرور مبطل ومفسد نماز ہے۔

ساتویں دلیل قال رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجعلوا ائمتکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم۔ رواہ الدارمی والبیھقی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو افضل الناس ہونا چاہئے اور فاسق ایسا نہیں ہے خصوصاً فاسق معلن اور غیر مقلد کھلا ہوا اور سکے بدعتی اور صاحب ہوا اور فاسق معلن ہونے میں کوئی شبہ نہیں پھر وہ سزاوار امامت کہاں ہو سکتا ہے۔

لہ فاسق کی امامت کے مکروہ ہونے کی علت فقہا نے یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ امور دین کا اہتمام نہیں کرتا ہے اور اوسکو امام بنانے میں اوسکی تعظیم ہے حالانکہ شرع شریف سے اوسکی اہانت سبکے اوپر واجب ہے اور پوشیدہ نہ رہے کہ اگر وہ فاسق زیادہ علم والا ہو اوروں سے تب بھی علت کراہت زائل نہوگی تو مانند بدعتی کے ہے اوسکی امامت ہر حال میں مکروہ ہوگی بلکہ شرح منیہ والے تو اوسکو امام بنانا مکروہ تحریمی فرماتے ہیں اسیواسطے امام مالکؒ کے نزدیک اوسکے پیچھے نماز جائز ہی نہیں اور امام احمدؒ سے بھی ایک روایت آئی ہے کہ اوسکے پیچھے نماز جائز نہیں لہ فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے سہ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اپنے درمیان جو شخص سب سے بہتر وافضل ہو اوسکو امام بناؤ۔ کیونکہ امام تمہارے اور تمہارے ر
میں قاصد ہیں اس حدیث شریف کو دارمی اور بیہقی نے روایت کیا ہے ۱۲۔

آٹھویں دلیل حدیث شریف میں ہے خطبنا[1] رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ایہا الناس (الی قولہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ولا یؤم فاجر مومنا الا ان یقہرہ بسلطان یخاف سیفہ وسوطہ رواہ ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ۔

اقول وبصولہ سبحانہ اصول یہاں سے صلوا خلف کل بر وفاجر کے معنی مجمل صاف واضح فان کلام الرسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ککلام اللہ تعالیٰ یفسر بعضہ بعضا۔

نویں دلیل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان[2] سرکم ان یقبل اللہ صلوٰتکم فلیؤمکم خیارکم رواہ الحاکم فی مستدرکہ مرفوعاً۔

دسویں دلیل طوالع الانوار میں ہے اما[3] الفاسق العالم فلا یکون الافضل لان فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علینا اہانتہ شرعا والصلوٰۃ خلفہ مکروھۃ تحریما۔

اقول جب فاسق عالم بلکہ اعلم کی امامت مکروہ تحریمی ہے تو غیر عالم کا کیا پوچھنا ہے اور اکثر غیر مقلدین میں دونوں باتیں موجود بلکہ اور کچھ فتفکر۔

گیارھویں دلیل تبیین المحارم میں ہے قد وجب[4] علیہم اہانتہ شرعا شرح منیہ میں ہے لو قدموا[5] فاسقا یأثمون بناء علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم

بارھویں دلیل۔ حاوی قدسی میں ہے قال ابوحنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ اکرہ[6] ان یکون الامام صاحب ہوی او بدعۃ او فاسقا واکرہ لرجل ان یصلی خلفہم

---

[1] ایک بار رسول مقبول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو وعظ سنایا پس فرمایا اے لوگو کسی مسلمان کا فاسق امام نہو مگر زبردستی سے جسکی تلوار و تازیانے کا خوف ہو اس حدیث کو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے [2] تمکو اگر خوش آتا اور منظور ہو کہ تمہاری نماز کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے تو چاہیئے کہ تم میں جو سب سے بہتر ہو۔ وہی امام ہو اس حدیث کو حاکم نے اپنی مستدرک میں مرفوعاً روایت کیا ہے [3] فاسق عالم امامی افضل نہوگا کیونکہ اوسکو امام بنانے میں اوسکی تعظیم ہے حالانکہ شرع سے اوسکی اہانت سب پر واجب ہے اور اوسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے [4] شرع کا حکم سب مسلمانوں پر یہی ہے کہ فاسق کی اہانت کریں فاسق کی اہانت وحقارت واجب ہے [5] اگر فاسق کو امام بنایا تو بنانے والے گنہگار ہونگے۔ کیونکہ اوسکو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے [6] امام اعظم نے فرمایا کہ صاحب ہوا یا بدعتی یا فاسق کے امام ہونیکو مکروہ جانتا ہوں اور فاسق کے پیچھے گذارنیکو بھی مکروہ جانتا ہوں کہ اوسکے پیچھے کوئی شخص نماز پڑھے ۱۲

اقول اس روایت سے معلوم ہوا کہ فاسق و بدعتی جیسے غیر مقلد کا خود امام ہونا اور اوسکو امام بنانا اور اوسکے پیچھے نماز پڑھنا سب مکروہ تحریمی ہے ہمارے امام اعظم صاحب کے نزدیک اور حق یہی ہے فماذا بعد الحق الا الضلال اور غیر مقلد موافق روایت کشف و شرح طحاوی کے پورا فاسق ہے۔

تیرھویں دلیل فاسق غیر عالم اور عالم کا حال تم سن چکے۔ اب اعلم کا بھی سن لو طحاوی میں ہے۔ اما الفاسق الاعلم فلا یقدم لان فی تقدیمہ تعظیمہ[1] وقد وجب علیہم اہانتہ شرعا و مفاد ہذا الکراہۃ التحریم اور ردالمحتار سے بھی اسکی تصریح گذر چکی۔

چودھویں دلیل انکار قیاس موجب کفر ہے تاتارخانیہ میں ہے۔ رجل قال قیاس ابی حنیفہ رح حق نیست یکفر۔[2]

پندرھویں دلیل انکار اجماع موجبات کفر سے ہے **درمختار** کتاب الجنائز میں ہے۔ والصلوٰۃ علیہ[3] فرض کفایۃ بالاجماع فیکفر منکرہا لانہ انکر الاجماع انتہی **نور الانوار** میں ہے ان الاجماع[4] فی الامور الشرعیۃ یفید الیقین والقطعیۃ فیکفر جاحدہ انتہی۔

اقول قیاس و اجماع کے حجت شرعی ہونے پر تمام مجتہدین اہل سنت و جماعت کا اجماع قطعی ہے اور منکر اجماع قطعی کافر بالاتفاق۔ اب غیر مقلدین کی تصانیف[5] عدیدہ ہیں یہ انکار صاف دیکھ لیجئے اونکی زبان سے جب چاہے سن لیجئے مگر تقیہ کا بندوبست کرکے۔

سولھویں دلیل اسمیں شبہ نہیں کہ مقلدین غیر مقلد کے امام بننے سے ضرور کراہت کریں گے کہ ضدین ہیں اور ایک ضد کے دوسری ضد سے خوش ہونیکے کوئی معنی نہیں اس تقدیر پر

---

[1] جو فاسق زیادہ علم والا ہو وہ بھی امام نہ بنایا جاوے۔ کیونکہ اسکو امام بنانے میں اوسکی تعظیم ہے اور شرع سے اوسکی اہانت مسلمانوں پر لازم و واجب ہے اور خلاصہ اسکا یہ کہ اوسکی امامت مکروہ تحریمی ہے [2] جسنے یہ کہا کہ امام اعظم کا قیاس حق نہیں ہے تو وہ کافر ہے [3] نماز جنازہ سب کے نزدیک فرض کفایہ ہے پس اوسکا منکر کافر ہوگا کیونکہ اوسنے اجماع کا انکار کیا۔ [4] امور شرعیہ میں اجماع یقین کا فائدہ دیتا ہے پس اوسکا منکر کافر ہوگا

[5] نفح الطیب میں بھوپالی کا قول ہے۔ قیاس فاسد و اجماع بے اثر آمد آہ ۱۲

حسب فرمان واجب الاذعان رسول انس وجان [1] لایقبل اللہ صلوٰۃ من تقدم قوما وھم لہ کارھون - رواہ ابوداؤد - جب امام ہی کی نماز مقبول نہوئی تو مقتدیوں کی کیونکر مقبول ہوگی -

سترھویں دلیل روایاتِ سابقہ سے غیر مقلد کا فاسق ہونا جب متعین ہولیا - اون عقائد سے قطع نظر کرنے کے بعد جو منجر بکفر ہیں - تو فاسق کو امام بنانا اور اوسکا خود امام بننا - اور اگر وہ آپ سے امام بنجاے جب بھی اوسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہونا ثابت ہوچکا - پس اگر وہ خود امام بنے گا تو اوس صورت میں مرتکب ہوگا گناہ کبیرہ کا - اور جو لوگ اوسکو امام بنائینگے یا اوسکے پیچھے نماز پڑھینگے وہ بھی کبیرہ کے مرتکب ہوجائینگے - اسلئے کہ رضا بکبیرہ اور اعانت گناہ کبیرہ پر بھی گناہ کبیرہ ہے -

زواجر عن اقتراف الکبائر علامہ محقق حافظ ابن حجر صفحہ ۱۱۲ مطبوعہ مصر میں ہے - الکبیرۃ السادسۃ والثمانون [2] امامۃ الانسان لقوم وھم لہ کارھون - ایضاً صفحہ ۱۹ الکبیرۃ الثانیۃ والثالثۃ والستون [3] الرضا بکبیرۃ من الکبائر والاعانۃ علیھا بای نوع کان انتھی وقد قال اللہ سبحانہ فان ترضوا عنھم فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین ہ

اٹھارھویں دلیل لامذہب اور غیر مقلد کے متعصب ہونے میں کسیکو شبہ نہیں ہندوستان کے غیر مقلدین کا تعصب اہل سنت وجماعت سے خصوصاً حنفیہ سے اظھر من الشمس وابین من الامس ہے الا من شذ وندر والشاذ کالمعدوم لایُعتبر اور متعصب جو اہل سنت صاحب مذہب ومقلد ہو مثلاً شافعی وغیرہ تو اوسکے پیچھے نماز جائز نہیں ہے پھر غیر مقلد لامذہب جسکا تعصب اہل سنت سے بے حد ہے اور یقینی اوسکے پیچھے نماز کسطرح جائز اور درست ہوگی - **تاتارخانیہ** میں ہے - [4] الاقتداء بشفعوی المذھب قالوا لاباس بہ اذا لم یکن متعصباً الیٰ

---

[1] جب امام کو قوم مکروہ جانتی ہے اوس امام کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا ہے اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے [2] جس امام کو قوم مکروہ جانتی ہے اوسکا امام ہونا گناہ کبیرہ ہے [3] کبیرہ گناہوں سے کسی کبیرہ کے ساتھ راضی ہونا بھی کبیرہ ہے اور کبیرہ گناہ کے اوپر مدد کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے کسی قسم کی مدد ہو [4] شافعی کے ساتھ اقتدا ... صورت میں مضائقہ وحرج نہیں جب وہ متعصب نہو -

اکتیسویں دلیل ایسے شخص کی امامت کیوجہ سے جب تفرقہ جماعت مسلمین اہل حق میں واقع ہوا تو اہل اسلام میں تباغض اور تحاسد ضرور ہوگا اور منشا اسکے وہی لوگ قرار پائینگے جنھوں نے اوسے امام بنایا اور تباغض و تحاسد بین المسلمین حرام اور گناہ کبیرہ۔

تنیتسویں دلیل بوجہ امامت ایسے شخص کے اگر اہل احتیاط نے مسجد چھوڑ دی تو اسکے باعث وہی لوگ ٹھیرینگے جنھوں نے انکو امام بنایا اس صورت میں وہ لوگ مصداق بنجائینگے اس آیت کی وعید کے ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعیٰ فی خرابہا اور جب غیر مقلدین کو مسجد اہل سنت میں آنے دو بیٹھنے سے خصوصاً امامت سے تباغض اور تحاسد اور فساد عقائد اہل سنت ہوا خصوصاً عوام کے حق میں تو اس سے سعی خرابی مسجد اہل سنت اظہر من الشمس ہے وکل ذلک دلیل مستقل واضح علی عدم جواز امامۃ غیر المقلدین ان مفاسد اور قبائح کے علاوہ اور بہت سے مفاسد وقبائح غیر مقلد کو امام بنانے میں ہیں واکتفینا بھذا القدر فان فیہ کفایۃ لاولی الدرایۃ ومن اللہ سبحانہ الھدایۃ والتوفیق والبدایۃ والیہ النھایۃ **دفع دخل مقدر** غیر مقلد کو مسجد اہل سنت سے نکال دینا اور اوسکی معزولی امامت سے تحقیر محترم مسلم نہیں بلکہ واجب ہے جیسے عضو فاسد کو کاٹ کر علیحدہ کر دینا اصلاح باقی کیواسطے واجب ہے اور کتب فقہ سے میں بارہا نقل کر چکا قد وجب علیھم اھانتہ شرعًا۔

تنبیہ ضروری غرض راقم الحروف کی ان ادلہ کی تفصیل سے صرف اظہار قباحت امامت غیر مقلد کی ہے نہ معاذ اللہ حکم کفر قطعی اسلئے کہ ہم معاشر حنفیہ کا مسلک احتیاط ہے لہذا اس تحریر کے مطالعہ کرنیوالوں پر لازم ہے کہ اس مسلک کا خوب دھیان رکھیں ھذا ما ظھرلی ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتم واحکم وانا العبد المذنب الاواہ ابو الاذکا سراج الدین محمد سلمہ اللہ عفا اللہ عنہ ما جناہ واوصلہ غایۃ متمناہ وجعل اخراہ خیرا من اولاہ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

[illegible] زیادہ ظالم کون ہوگا یعنی [illegible] ظالم [illegible] کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کا [illegible] اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے نہیں دیتا [illegible] کرتا ہے ۱۲

[illegible] الکتاب بفضل اللہ الوہاب [illegible] عبد الوہاب حمدہا العبد المسکین الراجی [illegible] ربہ المعین محمد علیم الدین الاسلام آبادی [illegible] بامر صدیقہ الافضل ورفیقہ [illegible] المولوی محمد ضیاء الدین صاحب [illegible] فیضہم الی یوم الحشر امین +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ جزی اللہ مولانا الفاضل المجیب خیر جزاء ویثیب فی الواقع اس طائفہ غیر مقلدین
کے پیچھے نماز حرام وگناہ وناجائز ہے انہیں امام نہ بنائیگا مگر بدعقل جاہل یا مدہوش غافل یا بددین مجہل
ضال مضل بلکہ عند التحقیق انکے پیچھے نماز محض باطل کما دلت علیہ الدلائل الجلائل فقیر غفرہ
اللہ تعالیٰ لہ نے ۱۳۰۵ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیۃ میں بجواب سوال فیروزپور پنجاب اس باب
میں ایک شافی وکافی کتاب مسمّی بنام تاریخی النہی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید لکھی کہ بعد
اضافات افاضات جدیدہ عدیدہ بحمد اللہ تعالیٰ حافل وکافل ہوئی حسن توارد سے ہے کہ جناب مولانا فاضل
مجیب سلمہ القریب المجیب کا یہ مختصر جواب اونہیں بہت مقاصد پر مشتمل ہوا علی وجہ یفی یا یشیر و
سوی ولو من طرف خفی فالیہ یجمہ الجمہاء الوفی ط وبہ نا وایاہ یوم القیامۃ المنہل الصفی
آمین واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد ن المصطفے النبی الامی
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(مہر) محمدی سنی حنفی قادری — عبد المصطفٰی احمد رضا خان

الحق لا یتجاوز عنہ العبد
محمد ھدایۃ اللہ عفی عنہ

قد تاملت فی ھذا الجواب العجاب
فرأیتہ بحمد اللہ قد اصاب
فجزاہ اللہ سبحانہ واثاب العبد
محمد امداد اللہ عفی عنہ

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل
کان زھوقا
(مہر) محمد انت للہ

نعم الجواب واللہ اعلم بالصواب
محمد اعجاز حسین مجددی عفی عنہ

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ العبد
محمد ظہور الحسین الفاروقی
مدرس معظم مدرسہ عالیہ ریاست رامپور

اصاب من اجاب فیما اجابہ واللہ الوہاب
اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب حررہ
العبد المسکین محمد علیم الدین

(مہر) ابو النعمان محمد اعجاز حسین مجددی ... عفی عنہ ... ۱۲۹۶

(مہر) محمد ظہور الحسین الفاروقی

بسم اللہ ... فقط
... آمین

الجواب صحیح والخلاف قبیح
(مہر) شرف احمد ... عفی عنہ

الجواب حق
(مہر) محمد علی

الجواب صواب
(مہر) محمد سیف اللہ اسلام آبادی ...